الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر

(جلد ۱۰) ضمیمہ درس قرآن مجید | مورخہ ۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ ۔ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ مگھر ۱۹۶۷ (بروز جمعرات) | پیشگی چار روپے (نمبر ۶)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں مفصلہ ذیل عبارت مرتبہ قاضی اکمل صاحب چھپوائی ہے۔ احباب ایسے کارڈ ۵ ؍ سینکڑہ کے حساب سے منگوائیں اور خط و کتابت میں یہی کارڈ استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب جلد منگوالیں۔ کیونکہ تھوڑے کارڈ ہی چھاپے گئے ہیں۔

ابن مریم مرگیا۔ آیت فلما توفیتنی۔ اس میں مسیح کا اقرار ہے کہ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں دوم یہ کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ دوبارہ آتے تو یہ نہ کہتے (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج عیسیٰؑ کو مردوں میں دیکھا (۳) حضرت ابوبکرؓ نے قد خلت من قبلہ الرسل پر خطبہ پڑھا۔ سب صحابہؓ نے مان لیا کہ تمام نبی مرچکے (۴) فیہا تحیون و فیہا تموتون سے ثابت ہے کہ بشر آسمان پر نہیں جاتا۔

نزول بروزی۔ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے ظاہر ہے۔ کہ جس طرح سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ عیسیٰ نبی تھا اسی طرح خاتم النبیین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہو اور وہی نہ ہو۔ کیونکہ مشبہ مشبہ بہ ایک نہیں ہوتے (ب) عیسیٰ ناصری۔ عیسیٰ محمدی کے حلیوں میں بموجب حدیث اختلاف۔ (ج) ایلیاہ کے آسمان سے آنے کا وعدہ یوحنا کی پیدائش سے پورا ہو (د) کسی صحیح حدیث میں آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں۔

نشانات ظہور مہدی۔ (۱) دختر کشی موقوف (۲) آدمیوں میں میل۔ (۳) اونٹنیاں بوجہ ریل بے کار (۴) ماہ رمضان کی تیرہویں اور اٹھائیسویں کو چاند و سورج گرہن (۵) طاعون کا زور۔ اخرجنا لہم دابۃ من الارض اور ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔

نشان صداقت۔ ۲۳ برس تک مؤکد بقسم وحی الٰہی کے نزول کا دعوے اور کامیاب فوت ہونا (۲) جو غیب کی خبر دی پوری نکلی۔ (۱) تنہائی میں کہا کہ دور دور سے لوگ آئینگے ایک جماعت اسلام تابع ہوگی۔ باوجود مخالفت ایسا ہی ہوا۔ ہر مذہب کے مناظر کا مقابلہ میں آکر بموجب پیشگوئی مرجانا (۳) حلیہ مطابق حدیث۔ اونچی ناک۔ روشن پیشانی۔ زرد چادریں دو بیماریاں۔ دنیا سے قطعی بے تعلقی۔ چودہویں صدی۔ ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی حدیث۔ جہاد کی موقوفی پس ثابت ہوا کہ غلام احمد قادیانی۔ مغفور سچے مسیح و مہدی تھے ۱۳۰۰ ۱۳۲۶

یہ تمام مضمون آدھے کارڈ پر درج ہے

ایک نادر موقعہ

حسن اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابوں کی چند جلدیں ہمارے پاس آگئی ہیں۔ جو رعایت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہیں۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد اٹھاویں۔

سات پارے قرآن (۲۳ سے ۳۰) کی تفسیر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اصل قیمت سات روپے۔ رعایتی چھ روپے۔

حضرت کی پرانی تحریریں اصل قیمت ۲ مر رعایتی قیمت دو آنے

خط اور حضرت کی تقریر [illegible]

ملک مروارید حصہ اول و دوم [illegible]

بابت احمدیہ (حضرت اقدس کے پُر معارف خطوط) [illegible]

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ میں ملسکتا ہے۔

مینیجر اخبار بدر۔

احمدیہ بینک۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ضرورتیں بعض وقت قرض لینے پر مجبور کرتی ہیں مگر آجکل یہ مسئلہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص کچھ ایسا مشکل ہو رہا ہے۔ کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب میں سود لینا اور دینا منع ہے اور سود کے بغیر روپیہ ملنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ زمیندارہ بینک سے ایسی مشکلات حل ہونے کا گمان ہوسکتا ہے مگر اس میں بھی یہی سود وجہ تامل ہے پس ضرور ہے کہ خیر القرون کے مسلمانوں کی نظیر کم از کم احمدیہ جماعت میں قائم کی جائے اور ایک کمیٹی ہو جس میں فی الحال ادنے پیمانے پر کام چلایا جاوے۔ روپیہ قرض دیا جاوے اور سہولت کے ساتھ حالات کے مطابق وعدہ پر واپس لیا جاوے۔ لینے والے کی نیت صاف ہو اور

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

(کاتب محمد حسین عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

سلسلہ کے لئے دیکھو

(پرچہ ۳ و ۱۰ ار نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

ہمیں غیر احمدیوں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے امام نماز کے معاملہ میں ہم یہاں تک محتاط ہیں کہ بعض وقت بعض احمدی بھی ایسے ہیں کہ ہم نماز میں ان کی اقتدا نہیں کر سکتے چنانچہ اخبار میں ذکر ہو چکا ہے۔ کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔ اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دو خط نقل کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دست خاص سے ایک ایسے احمدی کے بارے میں لکھے جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ان کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم اس احمدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھیں گے۔ جس نے اپنی لڑکی کسی مخالف شدید سے نکاح کر دی۔ کیونکہ یہ حضرت امام علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ اور اس سے قومیت باطل ہوتی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو دنیا روزے چند عاقبت کار با خدا اوند۔ اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک کے جانے سے قوم بخشتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم۔ یہ اس کا فضل ہے۔۔۔۔۔۔۔ امام مسجد میں۔ اور یہ لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ وہ مجھے فرماتے تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا۔ مگر آپ بات جانے دو وہ آپ کے پیچھے چاہیں۔ تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے۔ قومیت باطل ہوتی ہے اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ان کے داماد اور ان کا کنبہ سخت دشمن ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ نور الدین۔

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دیگا۔ نور الدین۔ ۲۴ر فروری ۱۹۱۰ء

آیۃ من آیات اللہ

میری روح وجد میں آجاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی معاملہ ہے۔ جو منعم علیہم گروہ سے رہا اور اس کے مقابل میں ہمارے مخالفین وہی باتیں زبان پر لاتے ہیں اور وہی سلوک کرتے ہیں جو اس منعم علیہم گروہ کے مخالفین کرتے رہے حضرت امیر گھوڑی پر سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے۔ اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیا بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے ہیں اور پھر خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرتا ہے۔ جبکہ آپ کو چوٹ آنا کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا قلب اس صدمہ کو محسوس کر رہا ہے۔ گویا علامہ فیضی نے یہ اشعار اسی شان میں کہے تھے۔

زخم بالائے دیدہ است اورا — چشم زخمے رسیدہ است اورا
زاں بابرو بخواد رسید شکست — کہ کمان بن خمیدہ است اورا
میچکد خون ز تیغ مژگانش — کس بایں رنگ دیدہ است اورا
گلشن جان بود کہ صد گل تر — پیش نرگس دمیدہ است اورا
دل خون گشتہ شہیدانست — خون۔ کہ بر رو دویدہ است اورا

حال فیضی ببین کز ابرویت
تیغ در دل خلیدہ است اورا

تو کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی اُلو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے کہ

یماکذبوا من قبل

ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے۔ تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رؤیا وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضرور ہے تو مسیح موعود کے خدام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی۔ اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔

ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا کہ "مولوی نور الدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے"۔ قبل اس واقعہ کے سُنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔ صدر الدین ہیڈ ماسٹر صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ عبد الرؤف کلارک مدرسہ۔ محمد اسمٰعیل۔ شیخ عبد الرحیم۔ غلام نبی۔ محمد اشرف عفی عنہ نعمت اللہ خان بدایونی۔ غلام محمد فسٹ عربک ٹیچر۔ امیر حسین قاضی۔ منظور محمد۔

عید اضحٰی کے متعلق چند ضروری مسائل

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑا۔ (۵) خوشبو (۶) سویرے اُٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) قربانی بعد از عید ہر وسعت والے پر "نصاب مقرر نہیں"۔ (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) جس راہ سے جاویں دوسری راہ سے آویں۔ (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد (۱۲) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

طریق نماز سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ثنا پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جاویں اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک لے کر کھلے چھوڑے جاویں۔ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں بھی پانچ تکبیریں کہیں ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اُٹھتے کہی جائے پانچویں تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبح اسم ہل اتاک حدیث الغاشیہ یا سورۃ ق۔ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ اور سب سنیں خطبہ جمعہ کی طرح بیٹھ کر پھر نہیں اُٹھتے۔ اور اس کے بعد دُعا لوگوں کی تحریک سے حضرت اقدسؑ فرمادیا کرتے تھے۔

متفرق مسائل قربانی کرنے والا۔ شروع چاند حجامت نہ کرائے ناخن نہ کٹوائے اس کا ثبوت احادیث میں ہے (۲) غیر احمدی کی شراکت قربانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناپسند تھی (۳) بکری بھی بیل کی طرح دو سال کی ہو۔ مینڈھا یا بھیڑ بھی دو سالہ ہی کی ہو۔ ہاں دُنبہ ایک برس کا جائز ہے (۴) اُجرت قصاب کو علیحدہ دینی چاہیئے (۵) ۱۲ تاریخ تک قربانی جائز ہے (۶) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں (۷) تین حصے ضروری نہیں۔ قربانی صرف اہراقۃ الدم کا نام ہے۔ کھال خواہ خود استعمال میں لاوے یا دیدے (۸) بعد از خطبہ مصافحہ اور معانقہ یہ کوئی امر مسنون نہیں۔ جیسا عام طور سے بہ تکلف کیا جاتا ہے (۹) قربانی کا جانور بے عیب ہو۔

دی پی والا جن صاحبان نے وی پی واپس کر دیا ہے ان کو اس پرچہ کی ضرورت ہو۔ تو خط کے ساتھ موازی ۲ر بابت نقصان وی پی ارسال کرتے چاہئیں۔

ارشاد امیر

حضرت خلیفۃ المسیح باوجود اس قدر ضعف اور علالت کے وقتاً فوقتاً خدام کو وعظ فرماتے رہتے ہیں اور اپنی پُر اثر کلام سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ آج (۲۹ نومبر) کی صبح جب زخم پر ڈریسنگ ہو چکا تو فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ۔ جب بٹھایا گیا۔ تو فرمایا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ میرا رب میرا پروردگار۔ تمام عالم کا رب فرماتا ہے۔ کہ کیا لوگوں نے گمان کیا ہے کہ اتنے پر چھوڑ دئے جاوینگے۔ کہ صرف مونہہ سے کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی فتنہ نہ پڑے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہے کرم ہے۔ غریب نوازی ہے۔ جو بہت سی غلطیوں پر پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور کسی کے ماتھے پر نہیں لکھا جاتا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے۔ خوش قسمت وہ جو کہ ابتلاء کے وقت شکایت نہیں کرتے بلکہ خدا تعالےٰ کے شکر گذار ہوتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو ابتلاء کے وقت پیچھے ہٹتا ہے اور شکایت کرتا ہے۔ میرے پیارو! قرآن بڑی نعمت ہے اس تکلیف میں وہی میرا سہارا ہوا ہے۔ یہ زخم اور جو ہیں مجھے کوئی دُکھ نہیں دیتیں۔ میں تو سارا دن قرآن شریف کے عجائبات پر ہی غور کرتے کرتے بسر کر دیتا ہوں۔ میری تو زندگی ہی یہی ہے۔ اگر قرآن شریف جیسی نعمت میرے پاس نہ ہوتی۔ تو میں سخت دُکھ میں ہوتا۔ خدا تم پر رحم کرے تم پر کرم کرے۔ تم پر اپنی غریب نوازی دکھائے۔ تمہیں قرآن کا فہم عطا فرماوے اور اس کی سمجھ دے۔ قرآن کو اپنے دلوں میں لگاؤ۔ اس کو پڑہو۔ اس پر عمل کرو۔ یہ ایک جنت ہے اگر معنے نہیں جانتے۔ تو اس کے لفظ ہی پڑہو۔

خطبہ جمعہ

۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ علامۂ زمن حضرت مولانا محمد احسن صاحب سلمہ اللہ ذو المنن نے انا فتحنا لک فتحا مبینا کی پہلی آیات پر پڑہا۔ میں دریا کو کوزے میں کس طرح بند کروں۔ جواہرات معانی کی کان کو ایک ہی دُرج میں کیوں کر رکھ دوں۔ بحر ذخار کو ایک قطرے میں کیسے لاؤں مطول کو مختصر کرنا بھی علامہ تفتازانی ایسے عالم عدیم النظیر کی شان کے شایان ہے۔ تاہم کچھ نوٹ لکھدیتا ہوں۔

یہ خطبہ اس اعتبار سے" میرے جیسی مزاج کے لئے بالخصوص رقت انگیز تھا" کہ ہمیں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وہ زمانہ یاد دلاتا تھا جب مسجد مبارک میں یہ شیر نیستان حقیقت و ضیغم بیشہ بلاغت اپنے پُرزور کلام سے ہمارے مسامع جان کو بہرہ اندوز کرتا ؎

یاد آتے ہیں وہ دن جب جلوۂ جانانہ تھا
اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا

غرض حضرت احسن کا یہ خطبہ سُنکر بے اختیار زبان سے نکلا۔ ؎ پس از مدت بیادم داد لذتہائے پنہان را

آپ نے فرمایا کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی اور اس میں بروایت اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری کچھ شرطیں ایسی تھیں۔ کہ بظاہر ان سے مغلوبیت مترشح ہوتی تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں جس سے واضح ولائح ہوا کہ ماموران الٰہی کو جو چشم زخم کبھی پہونچے۔ تو وہ دراصل مقدمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ اس لئے اس صلح کے واقعات کو نہ صرف فتحنا سے تعبیر فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ مفعول مطلق فتح مبین لایا۔

فتح مبین سے بعض علماء نے صرف فتح مکہ سمجھی ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جیسا کہ اس سورۃ کے آخر ھو الذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله کی نسبت جمہور مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کے بارے میں ہے۔ اس فتح مبین کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور نہ صرف فتح بلاد۔ بلکہ تمام قسم کے علوم کی فتح بھی اس میں شامل ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں اتنے علوم ہیں کہ قیامت تک ان کی تفسیر ختم نہ ہوسکے گی۔ ما نفدت کلمات اللہ عجائبات قرآن کے متعلق آیا ہے اور جیسی آنحضرت صلعم سید کائنات کی ذات ستودہ صفات مستجمع تھی جمیع کمالات انسانیت کی۔ اسی طرح ان کی کتاب مجموعہ ہے تمام علوم و فنون کا اور مخزن ہے تمام معارف اور حقائق کا

اور یہاں جو ذنب کا ذکر ہے تو یہ مشتق ہے ذنب سے جس کے معنے دم ہیں۔ اور دم سر کے مقابل میں ہوتی ہے۔ پس جب عمل عزیمت پر کسی عذر سے نہ ہو۔ بلکہ رخصت پر ہو تو یہ بھی انبیاء کے لئے ایک ذنب ہے۔ اور ذنب ایک کلی مشکک ہے۔ ذنب کیا ہے تأخر ہے کسی عمل میں جو کسی وجہ شرعی سے ہو جاوے اور انبیاء کے لئے جہاں ذنب آوے۔ ساتھ ہی کسی انعام الٰہی کا ذکر آتا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا چشم زخم یا ابتلاء پیش خیمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ چنانچہ یہاں بھی نصرت عزیز کا ذکر آیا ہے اور یہ سنت اللہ تمام انبیاء اور اس کے خلفاء و قائم مقاموں سے ہے چنانچہ اس وقت کے زیج میں بھی ہمارے سردار و امیر مولانا مولوی نور الدین کو ایک زخم پہونچا ہے۔ اور یہ انشاء اللہ مقدمہ ہے کسی فتح مبین کا ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جو واقعہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔ یہاں تک کہ دندان مبارک شہید ہوا۔ اور خود سر اقدس میں گھس گیا۔ اسی طرح بروز محمد حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء سے اگر یہ واقعہ بہ سبب بعض مصالح الٰہی نہیں ہوا۔ تو چاہیئے تھا کہ اس بروز محمدؐ کے سچے جانشین و خلیفۂ برحق سے ہو اور جیسا کہ اس وقت ایک شیطان . . . نے یہ خبر اڑا دی تھی۔ کہ الا ان محمدا قد قتل ایسی مماثلت بھی ہوگئی۔

یہ عاجز بھی باوجود پیری وبیاری وضعف بصر و دردِ کمر جب بولتا ہے۔ تو کس قدر اللہ تعالےٰ نصرت عزیز فرماتا ہے یہ بھی اس لئے کہ یہ عبد خادم ہے ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کا۔

وی پی

باوجود اس کے کہ ہم نے قریباً ایک ماہ پہلے اطلاع کر دی تھی کہ یکم دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا اور سب صاحبان وصول فرماویں۔ پھر بھی جن صاحبان نے لکھدیا ہو کہ وی پی نہ کیا جاوے اور وہ خط وقت پر پہونچ گیا ہے ان کے نام وی پی نہیں کیا گیا۔ ۳۰ نومبر کی شام تک بھی جو خط آیا اس کی تعمیل کر دیگئی۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض صاحبان اتنی دیر میں خط لکھتے ہیں۔ کہ تعمیل ہو ہی نہیں سکتی۔ یکم دسمبر کو وی پی ڈاکخانہ میں چلے گئے اس واسطے اس کے بعد جس قدر خطوط ممانعت کے آئے ان کی عدم تعمیل کے واسطے ہم ذمہ وار نہیں ہوسکتے۔ امید ہے کہ سب صاحبان وی پی وصول کر لیں گے۔

خاص ارشاد

گذشتہ پرچے (یکم دسمبر) میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خاص فرمان علیحدہ کاغذ پر چھپوا کر بطور ضمیمہ کے اخبار کے اندر ڈالا گیا تھا۔ چونکہ وہ ایسے وقت میں حضور سے ہم کو ملا جبکہ اخبار نہ صرف چھپ چکا تھا بلکہ تہ کرکے بند کر دیا تھا۔ اس واسطے ضمیمہ بعد میں ڈالا گیا ممکن ہے۔ کہ کسی صاحب کے اخبار میں ڈالنا رہ گیا ہو۔ اس واسطے اطلاعاً لکھا جاتا ہے۔ یکم دسمبر کا پرچہ ایک خاص پرچہ تھا شائقین ڈبل آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال از جانب اہل کتاب

آیات تحدی قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ سوائے قرآن مجید کے دنیا بھر مین کوئی دوسری کتاب من عند اللہ مثل اس کے موجود نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ وغیر ذالک من الآیات الکثیرۃ لیکن آیۃ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منھما سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت بھی بوقت نزول قرآن مجید کے مثل اس کے اہدی ہونے مین اس کے شریک موجود تھی اور اب تک موجود ہے۔ کیونکہ منہما کی ضمیر جو تثنیہ کی ہے اسمین توریت بھی داخل ہے بلکہ انجیل بھی داخل ہے کیونکہ وہ یہ کہہ رہی ہے کہ مین توریت کا ایک نقطہ یا شعشعہ بھی منسوخ کرنے کو نہین آئی اور داخل ہونا توریت کا ضمیر منہما مین ظاہر ہے کیونکہ اوپر اس آیت کے اللہ تعالیٰ نے بابت توریت کے فرمایا ہے۔ و لقد اتینا موسیٰ الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ بصائر للناس و ھدی و رحمۃ لعلھم یتذکرون اور یہ تو ظاہر ہے کہ مخاطبین مخالفین کوئی تیسری کتاب اہدی منہما نہ لا سکے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ پس اس بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور توراۃ دونون اہدی ہونے مین شریک ہین۔ اندرین صورت قرآن مجید اہل کتاب پر حجت نہین ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جواب مین کہہ سکتے ہین۔ کہ ہمارے پاس ایک کتاب اہدی موجود ہے تو پھر ہم کو قرآن مجید کی کچھ حاجت نہین۔ اور اگر کہا جاوے کہ توریت مبدل اور محرف ہو گئی ہے تو وہ کہین گے۔ کہ پھر اس کو بوقت نزول قرآن اہدی کیون فرمایا گیا۔ اور اگر فصاحت و بلاغت مین قرآن مجید کو بے مثل کہو تو وہ کہہ سکتے ہین کہ فصاحت اور بلاغت ایک علیحدہ امر ہے مقصود اصلی اہدی ہوتا ہے۔ جو ہم کو حاصل ہے۔ فقط۔

الجواب

واضح ہو کہ عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک نبوت عظیم الشان کا وعدہ چلا آتا تھا اور ان بشارات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبوت موعودہ خواہ اس کو کتاب اللہ کہو یا کلام اللہ کہو یا شریعت النبی یا شریعت لوزی جیسا کہ نسخہ بائبل عربیہ ۱۸۱۱ء فصل ۲۱ یشعیا مین لفظ شریعت لوز کا موجود ہے۔ وہ عہد عتیق اور جدید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو گی۔ حتے کہ اس کے مقابل مین عہد عتیق اور جدید واجب الترک ہو جاوینگی۔ ہم اس دعوے کو بائبل سے ہی ثابت کرتے ہین۔ کیونکہ مخاطبین بھی اہل کتاب ہین۔ دیکھو درس ۱۵ فصل ۱۸ سفر مثنی۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو۔ ۱۸۔ اور مین ان کے لئے ان کے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالونگا۔ اور جو کچھ مین اُسے فرماؤنگا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ ۱۹۔ اور ایسا ہو گا۔ کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنیگا۔ تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ۲۰۔ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو وہ نبی قتل کیا جاویگا (۲۱) اور اگر تو اپنے دل مین کہے۔ کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین (۲۲) تو یہ جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔ انتہیٰ۔

فوائد تفسیری۔ لفظ تیرے لئے جو لک کا ترجمہ ہے دیکھو ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء کو انتفاع کے لئے آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب توراۃ کی کس قدر تصدیق کی ہے۔ کہ تمام قرآن مجید ان کی تصدیق سے بھرا ہوا ہے اس لئے انتفاع حضرت موسیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہے اور لفظ تیرے ہی درمیان سے چونکہ عام تھا۔ کہ وہ نبی خواہ بنی اسرائیل مین سے ہوتا۔ خواہ بنی اسماعیل مین سے۔ اس لئے اس کے تصریح کرنے کی ضرورت واقع ہوئی۔ کہ وہ اولاد اسرائیل مین سے نہ ہو گا بلکہ بنی اسماعیل مین سے ہو گا۔ ارشاد ہوا کہ تیرے بھائیون مین سے

اب دیکھو اسحٰق اور اسماعیل کا باہم بھائی ہونا تو ظاہر ہے لہٰذا بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوئے پس اس قدر تو ثابت ہو گیا کہ وہ نبی اولاد اسرائیل مین سے نہین ہو گا بلکہ اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ بذریعہ قیدار کے حضرت اسمٰعیل تک پہونچتا ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور فصل ۲۱ یشعیا مین صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ النبوۃ فی العرب دنی بنی قیدار۔ نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء۔ یہ بائبل کا نسخہ تمام وکمال ہمارے پاس موجود ہے اور مماثلت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ جو ان درسون مین مذکور ہے سو بہت سی وجوہ مماثلت کی علماء مفسرین نے تفاسیر مین تحریر فرمائی ہین۔ جن کے یہان پر لکھنے سے طوالت ہو گی۔ خود اسکی تصدیق قرآن مجید مین اس طرح پر ارشاد ہے۔ کہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔ تفسیری معنے و مراد اس سے یہ ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت موسیٰ بعد دکھلانے معجزات اور اتمام حجت کے فرعون اور فرعونیون پر نزول عذاب کے لئے بطور ایک شاہد اور ایک گواہ کے ہو گئے تھے۔ اسی طرح پر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرعون ابوجہل اور اس کے متبعین پر مثل شاہد کے رسول برحق ہین پس یہ معاندین بھی مثل فرعون اور فرعونیون کی امواج عذاب الٰہی مین غرق کئے جاوین گے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ فاخذناہ اخذا وبیلاً۔ اب دیکھو کہ جنگ بدر مین ایسا ہی کچھ واقع ہوا اور یہ جو فرمایا کہ مین اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالون گا اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کا نام کلام اللہ ہو گا۔ قال اللہ تعالیٰ فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ۔ یہ فضیلت خاصہ بالفاظہا کلام اللہ ہونے کے جو اس کتاب اور اس نبی کے موںھ مبارک کو دی گئی ہے اور کسی کتاب اور کسی نبی کو حاصل نہین یعنے یہ کہ کلام تو کرے نبی موںھ سے نبی اور وہ کلام ہو اللہ تعالیٰ کا۔ ہان یہ تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک مگر یہ فضیلت خاصہ جو ان درسون مین ہے وہ ثابت شدہ صداقت نزدیک تمام انبیاء بنی اسرائیل کے تھی۔ کما ثبت فی محلہ۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ کو دی گئی اور نہ اسحٰق و اسمٰعیل کو۔ اور نہ موسیٰ و عیسیٰ کو۔ یعنے یہ کہ ان کے موںھ کے کلام کو کلام اللہ کہا جاوے پس کیسی سچی بات ہے۔ وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہین۔ کہ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی ولنعم ما قیل ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

اور اسی لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کلام معجزہ قاہرہ ہوگا

یہ وہ نبی اپنے موہنہ سے جو بولتا ہے۔ وہ بموجب اس درس کے اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا فعل ہو اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر دعاوی قرآن مجید نے اپنی نسبت کئے ہین یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اوصاف عظمہ بیان کئے ہین اور اہل اسلام اور اس کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین وہ نہائت درجہ پر صحیح اور درست ہین۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ کوئی انسان فصاحت اور بلاغت مین اس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ یعنی حد اعجاز کو پہونچی ہوئی ہے اس کی دلیل بھی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جسکی قدرت غیر محدود ہے اور ظاہر ہے۔ کہ انسانی ہر ایک طاقت کلام وغیرہ کی محدود ہوتی ہے یا مثلاً اس مین ایسے اسرار غیبی اور حقائق و دقائق لاریب اور معارف دینی ویقینی درج ہین جن کے بیان کرنے پر ایسی مختصر عبارتون مین انسان قادر نہین ہو سکتا اس کی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس قادر مطلق کا کلام ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے یا مثلاً اس مین ہزارون پیشگوئیان موجود ہین۔ جو کوئی انسان ایسی تحدی کے ساتھ کوئی ایسی پیشگوئی نہین کر سکتا کیونکہ یہ بھی بڑا معجزہ قاہرہ ہے اسکی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایسے علام الغیوب کا کلام ہے کہ جس کو ایک ذرہ ذرہ کا کامل علم ہے ؎

بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

یا اس مین تمام اولین اور آخرین کی ہدایات بحکم فیہا کتب قیمہ۔ کے موجود ہین کہ علم الاولین والآخرین۔ اور کوئی انسان اگرچہ کیسا ہی علم اس کو حاصل ہو اون تمام ہدایات اور علوم کو جو اس مین مندرج ہین حاصل نہین کر سکتا اور نہ کسی دنیا کی کتاب مین وہ تمام علوم اور ہدایات پائی جاتی ہین۔ اس کی دلیل بھی وہ ہی ہے کہ وہ اس علیم اور خبیر کا کلام ہے جس کے آگے تمام علوم سمندر مین سے ایک قطرہ کے برابر بھی نہین ہین۔ یا مثلاً یہ استیفائی معانی بے حد بھی نہین ہو سکتا۔ کہ ایک چھوٹی سی کتاب تمام ضروریات دینی کو اون تمام دنیا کے لوگون کے لئے حاوی ہے۔ جو قیامت تک ازمنہ مختلفہ مین موجود ہون گی۔ یا تمام ان لوگون کے لئے جو تمام بسیط الارض پر مختلف قطعات اور مختلف ملکون مین پائے جاتے ہین کیون کہ وہ تو کلام اس قادر مطلق کا ہے۔ کہ اگر چاہے تو کیسے ہی مختصر الفاظ مین معانی کثیر التعداد کو لا سکتا ہے جیسا کہ اس کے مصنوعات سے بھی ظاہر ہے یعنی باوجودیکہ قدرتی اشیا مین ہزارون خواص اور تاثیرات زمانہ ماضی مین معلوم ہو گئی ہین۔ معہذا اب حال مین ہی ہزارون معلوم ہوتی رہتی ہین۔ اور پھر محدود نہین ہو سکتے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم وغیر ذلک من الایات۔ الحاصل کلام مجید ہر وجہ سے بموجب اس درس کے ایک معجزہ عظیم الشان ہے

پھر ارشاد فرماتے ہین کہ اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنیگا تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ان درسون مین مخاطب چونکہ اہل کتاب ہی ہین اس لئے ثابت ہوا کہ اس کلام اللہ کا اہل کتاب پر بھی ماننا فرض ہے بلکہ کتاب موسوی کو اس کے مقابلہ مین ترک کرنا ضروری ہوگا کیونکہ حساب لینے سے مراد کتاب اعمال باب تین مین یہ لکھی ہے کہ اور ایسا ہو گا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ قوم مین سے نیست کیا جاوے گا۔ اور نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ء مین لفظ تستاصل من شعبہا کا موجود ہے جس کے معنے ہین۔ کہ بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر دنیا مین ہی تباہ کر دیا جاوے گا پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ حصر ہدایت کا اوسی کی اتباع مین ہوگا چنانچہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور واقعات زمانہ محمدی شہادت دے رہے ہین۔ کہ اہل کتاب مین سے مثلاً بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع وغیرہم جنہون نے اس کلام اللہ کو نہ مانا اور بر سر عداوت و عناد رہے۔ اون کا استیصال ہو گیا۔ پس کیسے صادق ہوئے یہ درس۔ چنانچہ قرآن مجید مین بھی جابجا اس استیصال کی تصدیق موجود ہے۔ جیسا کہ بیبل مین بھی جابجا موجود ہے۔ دیکھو کتاب یشعیا نبی کے باب ۲۲ کو اور اس نبی کے زمانہ کو حواریان مسیح نے کتاب اعمال باب تین درس ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مین درمیان زمانہ تشریف بری و بار دیگر تشریف آوری کے محصور کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے رسالہ حقیقۃ کتاب اللہ والنبوت المحمدیہ مین شرح اور بسط کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ فلیرجع الیہ۔ پس ان درسون اور ان کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ کتب عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک ایسی کتاب موعود یعنے کلام اللہ کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ جو عہد عتیق اور جدید دونون سے ابدی اور افضل ہو گی۔ جس کے مقابلہ مین کوئی کتاب سابق ولاحق واجب الاتباع نہ رہے گی۔ ہان اصلی کتب بالضرور واجب الایمان ہین۔ لہٰذا آیت زیر جواب مین فرمایا جاتا ہے کہ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منہما۔ مطلب تفسیری یہ ہے۔ کہ وہ کتاب ابدی و افضل جو عہد عتیق اور جدید مین موعود تھے۔ وہ یہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے۔ اگر تم اس پر ایمان نہین لاتے۔ تو کوئی اور کتاب ایسی لاؤ۔ جو عہد عتیق اور جدید سے بھی ابدی ہو۔ کیونکہ وہ دونون تو وعدہ کہتے ہین کہ ہم اس کے وقت مین متروک العمل اور مہجور ہو جاوین گے اور ابدی ہونے کا وعدہ اسی سے پورا ہو گا اور پھر اس قرآن مجید سے بھی ابدی ہو۔ کیون کہ تم اس کو وہ ابدی کتاب موعود تسلیم نہین کرتے اور جبکہ وہ ایسی کتاب نہین لا سکے۔ تو پھر بالضرور وہی لوگ متبعین اپنے اہوا کے ہین اور ظالم ہین۔ جن کی ہلاکت اور استیصال کتب مقدسہ اور ان درسون مین موعود ہے۔ دیکھو یشعیا نبی کی کتاب باب ۴۲ کو۔ جسمین مخالفین یہود وغیرہ کی ہلاکت اور تباہی بطور پیشینگوئی کے اب تک لکھی ہوئی ہے اور انہین درسون سے ثابت ہوا کہ جب نہ ماننے والے اس کلام اللہ کے ہلاک اور مستاصل کئے جاوین گے۔ تو پھر مخلوق مین سے کس مخلوق کی مجال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کوئی کلام بنا سکے۔ وہو المدعا کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اور کہین تورات مین اس کتاب کو برکت بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ تورات کے بارہوین باب مین حضرت ابراہیمؑ کے خطاب مین ارشاد ہے کہ اور دنیا کے سب گھرانے تجھسے برکت پاوین گے۔ یہ وعدہ بھی بذریعہ اسی کلام اللہ کی بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وغیر ذالک من الآیات اور کیون نہ واقع ہوتا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے بڑی تضرع اور زاری کے ساتھ یہ دعائے ذیل کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

اس آیت مین جو چار مراتب یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب تعلیم حکمت اور تزکیہ جو اعلےٰ ترین مراتب مذکورہ کا ہے جسکو دوسرے لفظون مین مرتبہ نبوت کہہ سکتے ہین۔ مذکور ہوئے ہین وہ قیامت تک جاری رہین گے۔ کیونکہ کلام اللہ مین جو کلام ایک صفت من صفات اللہ ہے۔ تبدیل و تحریف و تغیر نہین ہو سکتی۔ بہمین وجہ کہ وہ کلام اللہ ہے اسی لئے بصراحت ارشاد فرمایا گیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور سورہ جمعہ مین بھی ان ہر چہار مراتب کو بیان فرما کر انہین ہر چہار مراتب کے اجرا و ابقا کے لئے قیامت تک ارشاد فرمایا گیا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم

اور یہ چہار مراتب وہی ہین ۔ جو دوسری آیات مین دوسرے لفظون مین یون ارشاد فرمائے گئے ہین ۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ۔ آخری مراتب ثلثہ کے ابقار واجرا مین توکسی کو کلام ہی نہین ہے ۔ کہ زمانہ خاتم النبیین سے لیکر اس وقت تک دائر وسائر ہین ۔ آگے رہا چوتھا مرتبہ تزکیہ کا جو مرتبہ نبوت والہام کا ہے وہ بھی بذریعہ اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے اُمت محمدیہ مین ہمیشہ جاری رہا ۔ جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بڑے زور وشور اور کثرت کے ساتھ واقع کر کر مشاہد کرا دیا ۔ پس اب واقعات کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے اور کوئی کیون کر کر سکتا ہے ۔ مگر وہی جو محض لا العقل ہو گیا ہو ۔ پس کیسا صادق ہُوا وہ درس توریت کا ۔ کہ مین اپنا کلام اس کے مُونھ مین ڈالون گا ۔ الی آخرہ ! پس ثابت ہُوا کہ یہ کتاب وہی کلام اللہ ہے ۔ جو عہد عتیق اور عہد جدید مین موعود تھا ۔ اور ایسا موعود جو کل عہد عتیق اور عہد جدید سے افضل اور اہدی ہے ۔ کیونکہ کلام اللہ ہے جو کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک مین ڈالا گیا ۔ اسی لئے اس کی وہ شوکت ہے کہ جس نے اس کو نہ مانا اور معاند رہا ۔ وہ بیخ وبنیاد سے استیصال کیا گیا ۔ دیکھو کتاب یشعیاہ نبی کے باب ۴۲ وغیرہ کو * ۔ اگر مجھ کو خوف طوالت نہ ہوتا ۔ جو شاید ملالت ناظرین کا موجب ہو تو سورہ حشر کے واقعات کو جو یہود کی نسبت بیان ہوئے ہین کتاب یشعیا کی پیشینگوئیان مندرجہ بعض ابواب کے ایسا مطابق کر کر بحولہ وقوتہ دکھلاتا ۔ جو مثل شبر الشبر کے مصداق ہوتا ۔ یہ سوال اور اس کا جواب اگرچہ بطور ایک جملہ معترضہ کے اعجاز القرآن مین مذکور ہُوا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن مجید بموجب اس بیان کے اہل کتاب پر تو ضرور حجت ہو گیا ۔ مگر آریون اور اس مرتد پر توریت کے ان درسون سے کیون کر حجت ہو سکتا ہے ۔ تو مختصر جواب اس کا یہ ہے ۔ کہ جبکہ حضرت موسے کی پیشینگوئی جس کو تمام انبیاء واصفیائے مابعد موسے کے تسلیم کرتے چلے آئے اور اس پیشنگوئی عظیم الشان کے وقوع کے منتظر چلے آئے اور تخمینا دو ہزار برس مین بڑے زور وشور کے ساتھ واقع ہو گئی ۔ تو پھر اس کے عدم تسلیم کی کونسی وجہ موجہ ہے ۔ بینوا توجروا ۔

پھر ہزارون معجزات اس کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کے وقت نزول سے آج تک صادر ہوتے رہے اور ہوتے رہین گے ۔ تو پھر اس پر ایمان نہ لانا بجز عناد اور شیطانیت کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے ۔ اس چودہوین صدی پر نظر کرو ۔ کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دعوی الہامی والخیر کلہ فی القرآن پر کہ ہزارون معجزات اس الہام کی صداقت پر صادر ہو چکے ۔ دیکھو کتب حضرت اقدس کو ۔ اب ہم فصاحت اور بلاغت قرآن مجید کی طرف بطور اختصار کے رجوع کرتے ہین اور بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت معجزانہ کو اس طرح پر بیان کرتے ہین ۔ جس کے سمجھنے کے لئے علم فصاحت و بلاغت مین کمال مہارت کی حصول کی ضرورت نہ ہو ۔ مگر چونکہ بحکم تعرف الاشیاء باضدادہا کے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہے اس لئے ہم ایک مثل عربیہ کو جو قبل نزول قرآن مجید کے درمیان عرب کے فصیح اور بلیغ شمار کی جاتی تھی اس کو یہان پر لکھتے ہین اور پھر اس کے مقابلہ مین کلام آلہی کو لکھین گے تاکہ تقابل سے اہل بصیرت اپنی بصیرت سے سمجھ لیوین ۔ کہ بالضرور قرآن مجید کی بلاغت معجزانہ ہے اور اگرچہ وہ مثل بھی فصیح وبلیغ ہے ۔ لیکن حد اعجاز تک نہین پہونچی ہے ۔ وہ مثل یہ ہے ۔ کہ القتل انفی للقتل ۔ یعنی واقعات قتل کے لئے قتل ہی بڑا روکنے والا ہے ۔ مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جب انسان کو یہ یقین ہووے کہ اگر مین کسی کو قتل کرون گا تو بالضرور مین بھی اس کے بدلہ مین قتل کیا جاونگا ۔ تو بخوف اس کو دوسرے کے قتل کرنے سے باز رکھیگا جس کے سبب مقدمات خون کے واقع نہ ہون گے ۔ جو باعث حیات انسانی ہے ۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی القصاص حیات یا اولی الالباب اول ۔ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مثل مختصر ہے مگر اندک غور و تدبر سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ کلام آلہی ہی مختصر ہے کیونکہ القصاص حیاۃ کے دس حروف ہین اور القتل انفی للقتل کے چودہ حروف ہین اور مقتضائے بلاغت یہی ہے ۔ کہ کلام مین حتے الوسع اختصار ہو ۔ دوم مثل مین لفظ قتل کا تکرار ہے اور کلام آلہی مین تکرار نہین اور عند البلغا کلام خالی از تکرار غیر مفیدہ عمدہ ہوتا ہے اس کلام سے جس مین تکرار ہو ۔ ہان بعض مواقع مین تکرار ہی مین بلاغت ہوتی ہے اس کو عرب عربا کا ذوق سلیم ہی سمجھ سکتا ہے ۔ ثالثاً ہر ایک قتل مانع قتل نہین ہوتا ۔ مثلاً ابتدا جو کسی نے کسی کو قتل کیا ہو ۔ تو یہ قتل تو اور باعث ہیجان قتال کا ہو جاتا ہے لیکن جو قتل قصاص مین واقع ہو ۔ وہ ضرور مانع قتل ہے رابعاً ۔ قاتل کا قتل جو قصاص مین کیا جاتا ہے ۔ وہی موجب حیات ہے اور یہ بات آیۃ مین بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے نہ مثل مین اور مقتضائے بلاغت یہی ہے کہ مقصود کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے ۔ جو القصاص حیات مین بیان کیا گیا نہ مثل مین ۔ خامساً مثل سے مراد جب حاصل ہوتی ہے جب اس مین بموجب قواعد نحو کے چند محذوفات نکالے جاوین ۔ اور تقدیر عبارت کی یُون ہو ۔ کہ القتل قصاصاً انفی للقتل ظلماً من ترکہ ۔ پس مثل مین پہلے قتل کے بعد قصاصاً محذوف ہے ۔ اور قتل دوم کے بعد لفظ ظلماً محذوف ہے اور بہ سبب ہونے صیغہ افعل التفضل کے منفصل علیہ من ترکہ بھی محذوف ہے پس آیت مین تو مراد متکلم کی دو لفظون سے ہی مفہوم ہو گئی اور مثل مین بغیر ماننے چند محذوفات کے وہ مراد معلوم نہین ہوتی ہے ۔ واین ذاک من ذاک ۔ انتہی من رسالۃ اعجاز القرآن مصنفہ سید محمد احسن امروہوی ۔ عفی اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ دسمبر کو قرار پایا ہے ۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے ۔ کہ وقت پر جلسہ مین شامل ہون تاکہ باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام کو یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے ۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سومیل سے زیادہ فاصلہ پر ہے یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد ورفت کا ٹکٹ ملسکیگا ۔ درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی یون سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگون کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً عہ یا اس سے زیادہ دینا پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سومیل سے زیادہ فاصلہ پر ہین اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین پس کنسشن سرٹیفکٹون کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستین آنی چاہئین ۔ کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائین گے ان کے لئے درخواستین بہت جلد آنی چاہئین ایک سرٹیفکیٹ کئی آدمیون کے لئے کافی ہو سکتا ہے (۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع مین ہر قسم کے انتظام کیلئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ مین شامل ہونا چاہتے ہون وہ بہت جلد دفتر ہذا

---

* ... کے لئے درس مذکور مین تخصیص موجود ہے ۔ و شتان بینہما ۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

(بقیہ رکوع ۹ و رکوع ۱۰۔ سورہ المؤمن بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء

ابلغ الاسباب۔ تاکہ آسمانی اسباب پر پہونچ جائیں۔ یہ اس نے بطور تمسخر کہا ہے۔ کیونکہ حضرت موسےٰ اسے کہتے تھے۔ کہ اس کی فوق الفوق حکومت ہے۔ فرعون نے شرارت سے ان تصرفات کو جسمانی بنالیا۔ اور کہا کہ ایک محل بناؤ۔ تا موسےٰ کا خدا اُوپر پہونچ کر دیکھیں۔

ایک دہریہ نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان پتھر بھر دیئے جاویں۔ تو تمہارا خدا کچلا جائے۔ مین نے کہا احمق۔ کہ اندر زمانہ گذرتا ہے یا نہین۔ کہا۔ ہاں۔ مین نے کہا۔ زمانہ تو مخلوق ہے۔ جب وہ نہین کچلا جاتا۔ تو زمانہ سی لطیف چیز پیدا کرنے والا تو بہت ہی لطیف ہے۔

اِلّافی تباب۔ فرعون کی تدبیرون سے موسےٰ ہلاک نہین ہوئے۔ بلکہ خود فرعون ہی ہلاک ہُوا۔

خوب یاد رکھو۔ کبھی کسی راستباز کے مقابلہ مین نہ آؤ۔

اھدکم سبیل الرّشاد۔ فرعون نے دما اہدیکم الاسبیل الرّشاد کہا تھا۔ اس کی تردید مین فرماتا ہے۔

الی النجوۃ۔ اُونچے پر آجاؤ۔ جہاں ہر قسم کے عذابون سے محفوظ رہو۔

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۱۔ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

ساری خلقت جو میری نگاہ سے بذریعہ علم۔ کتاب۔ سماع۔ مشاہدہ گذری ہے۔ وہ یہی چاہتی ہے۔ کہ مین جیت جاؤن اور مجھے نصرت ملے۔ لوگ اپنے ننگ و ناموس کے قیام کے لیۓ جانون تک بے دریغ نثار کردیتے ہین۔

اللہ تعالیٰ اس فطرت کے تقاضا پر فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ اسی ورلی زندگی مین رسُولون اور مومنون کی نصرت کرین گے۔ تاریخ اس وعدہ کے ایفا اور اس نشان کے صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی معاملہ دیکھو۔ کہ آخر کار آپ ہی سلامت و مامون رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ مین مجوس تھے۔ مگر اس سب سے بڑے مخالف نمرود کا کچھ نشان نہین۔ مؤرخین اس کے بارے مین بحث کرتے ہین کہ آیا وہ تھا بھی یا نہین۔ تھا تو کون؟

اسی طرح حضرت موسےٰ حضرت مسیح کے دشمنون کا حال ہُوا۔ پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رہ گیا۔ اور کس عزت سے لیا جاتا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہُ کی اولاد تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر یزید کی نسل مین سے ہونا تو درکنار۔ اس کا ہمنام بھی کوئی کہلانا نہین چاہتا۔

بالعشیّ۔ پچھلے پہر۔

سُلطٰن۔ دلیل۔

ماھم ببالغیہ۔ متکبّر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہین پہونچتا۔ اور کبھی کامیاب نہین ہوتا۔

مین نے ایسے نظارے خود دیکھے ہین۔ جوش تکبر مین جن ظالم کیا جنہین ذلیل سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھون بلکہ میخ والے جوتون سے پٹوایا گیا۔

ولکن اکثر النّاس لا یعلمون

خوب یاد رکھو۔ سینہ زوری مذہب مین نہین چلتی۔

مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۲)

(سُورۃُ المؤمن رکوع نمبر ۷)

لَکُمُ۔ تمہاری ہی بھلائی کے لئے۔

لتسکنوا فیہِ۔ تاکہ تم اسمین آرام کرو۔

آرام بڑی دولت ہے۔ آرام سے صحت اچھی رہتی ہے۔ علم بڑھتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزون کے لئے قدرتی طور پر ایک وقفہ مقرر ہے۔ انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ آرام کرے۔ مگر آرام خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ہم نے بیس روپے سے لیکر کروڑ روپیہ آمد تک کے لوگون سے پُوچھا ہے۔ تو انھون نے اپنے تئین دکھی بتایا ہے جس سے معلوم ہُوا۔ کہ سُکھ کی زندگی دولت پر موقوف نہین۔ بلکہ تمام جسم کے سُکھ اللہ کی فرمانبرداری مین ہین۔

قراراً۔ آرام گاہ۔

فاحسن صورکم۔ یہ انسان کے تصویر کے عجائبات ہین۔ کہ ہاتھی۔ چیتے۔ شیر اس کے اشارہ پر چلتے ہین۔ پھر پہاڑ۔ بجلی۔ ہوا پر قابو ہے۔

من تراب - یہی مٹی ہے - جو اگر کپڑے کو لگے - تو کپڑا میلا ہو جائے - اور اسی مٹی سے انسان پیدا ہوتا ہے -
تعقلون - بدیوں سے روکو -

مؤرخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۳ - سورہ المؤمن رکوع نمبر ۸)

کسی کی عظمت - خوبی - جلال - طاقت - علم - احسان دیکھنے کے لئے اس کے افعال ہی گواہ ہوتے ہیں - پچھلے رکوع میں اسی بات کا ذکر تھا - اب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے والوں کا ذکر سنو!

انی یصرفون - بُت پرستوں کا معاملہ خصوصیت سے موجب تعجب ہے - خود ہی اپنے ہاتھ سے تراشتے ہیں - پھر خود ہی اسے معبود قرار دیتے ہیں - اور اس کے آگے اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں -

فاما نرینک - اما سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے جس رنگ میں چاہے پوری کر دے -

مؤرخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۴ - سورۂ المؤمن رکوع نمبر ۹)

اللہ کی کتاب - اللہ کی عظمت سمجھانے - قرب کی راہیں بتانے اور اس ذات سے حُب کامل پیدا کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے - اور یہ باتیں اس کے عجیب در عجیب احسانوں کے مطالعہ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں - جبلت القلوب علےٰ حب من احسن الیہ - کامل علم والے - کامل قدرت والے - کامل احسانوں والے کی محبت خود بخود آ جاتی ہے - اور پھر اس محبت کرنے والے میں فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے - جو تمام سکھوں کی موجب ہے - پہلے اپنے احسان بیان فرماتا ہے

وعلی الفلک تحملون - پہلے بری سفر کا ذکر کیا - اب بحری سفر کے ذرائع بتائے -

ویریکم ایتہٖ - ایک مقناطیسی سوئی کی طفیل اندھیری راتوں میں بڑے بڑے سمندروں میں سفر ہوتا ہے -

افلم یسیروا فی الارض - کتابوں کے ذریعے بھی سیر فی الارض ہو سکتا ہے -

فما اغنی عنھم - تاتاریوں - پٹھانوں نے کتنے ممالک فتح کئے - پھر ایرانیوں نے اپنی ملک داری کا کہاں تک سکہ بٹھایا - کہ اب تک اس کے آثار باقی ہیں - فارسی زبان اب بھی گاؤں میں پڑھائی جاتی ہے - مگر آخر تنزل آیا - اب وہ طمطراق وہ شوکت وہ شان کہاں گئی - عذاب مٹانے پر آیا - تو وہ ساز و سامان کچھ بھی کام نہ آیا -

اس جگہ سُورۂ المؤمن کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین کو

ریویو

فرزند علی بجواب ابراہیم

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایک لیکچر پر مصنفانہ اور محققانہ تنقید۔ مولوی صاحب نے سیالکوٹ مین ایک لیکچر خلاف سلسلہ احمدیہ کے دیا تھا۔ جس کے جواب کے واسطے وہان کے احمدی برادران نے ایک جلسہ کی تجویز کی تھی۔ مگر مولوی صاحب اس مین شامل ہونے کے لئے نہ ٹھہرے۔ اس واسطے یہ تنقید جو منشی فرزند علی صاحب نے لکھی ہے بصورت رسالہ شائع کی گئی ہے۔ اس مین بالخصوص حضرت عیسیٰ ؑ کے رفع الی السماء بجسد عنصری کی تردید نہایت معقول اور مہذب پیرایہ مین کی گئی ہے۔ ہماری رائے مین یہ رسالہ اس قسم کے لوگون کے واسطے بہت مفید ہوگا۔ جو ہنوز حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کے مسئلہ مین بیچاپن ہین۔ قیمت فی جلد ۳ر۔ دس جلد کے لئے عہ سو جلد کے لئے عسہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منشی فرزند علی صاحب۔ ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین۔ شہر فیروزپور دسمبر کے اخیر تک منشی صاحب موصوف قادیان مین ہین اس واسطے یہان سے بھی مل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رسالہ کی اشاعت کو پسند فرمایا ہے۔

گوشت خوری

مولفہ منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ منشی صاحب موصوف نے آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے مقابلہ مین ١٩٠٤ء مین لکھے تھے۔ اب بصورت کتاب شائع کئے گئے ہین اور بقیمت ۳ر فی نسخہ دفتر انجمن احمدیہ شملہ سے مل سکتے ہین ان مضامین مین گوشت خوری کے فوائد نہ صرف عقلی دلائل سے بتلائے گئے ہین۔ بلکہ ویدون کی عبارتین اس کے جواز اور جواز سے بڑھکر فرضیت کے لئے پیش کی گئی ہین۔

پیدائش عالم

دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی کا گیارہوان رسالہ مولفہ منشی عمر الدین صاحب احمدی آریون کی کوتاہ نظری نے انھین جن الجھنون مین ڈال رکھا ہے۔ ان مین سے ایک قدامت مادہ و روح کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت کو فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اس رسالہ مین ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر ہے۔ اور دفتر سبھا مذکور سے مل سکتی ہے۔

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز

مرتد غلام حیدر کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا جواب ہے۔ مصنفہ ابو النصر مولوی سید ناصر علی صاحب اٹاوی۔ نعرۂ حیدری کا جواب ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ پس اسی کے پہلو بہ پہلو رکھنے کے یہ رسالہ ہے۔ اگرچہ ہمین اس بات کا افسوس ہے کہ آریون کی دریدہ دہنی سے جو گند نکل رہا ہے۔ اس سے ہمارے بعض نمازی بھائیون کے کپڑے ناپاک ہونے لگے ہین۔ مگر اس زمانے مین دبو یا بھوت ہی ایسا نکلا ہے کہ بجز لاتون کے نکلتا نہین۔ تو پھر مسلمان کیا کرین یہ رسالہ بھی دفتر دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی سے بقیمت ۱ر مل سکتا ہے۔

انصار بدر

والا مضمون پڑھ کر راقم ناکارہ بھی کمال شوق سے اخبار بدر کی امداد از بس ضروری جان کر تائید کرتا ہے کہ واقعی اور لاریب بدر کی کارگذاری اور خدمت دین اس امر کی مقتضی ہے کہ انصار بدر ضرور ضرور اس کی حمایت فرماوین ہر ایک خریدار حتی المقدور اس کی قیمت پر اضافہ کردین۔ آہ! بدر عین وقت پر ہر ایک بھائی تک رسید ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات کئی موانع لاحق حال بھی ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالیٰ بدر کو اس سے بھی کہین بڑھ کر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ضرور ضرور بدر لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔ اس کے منیجر صاحب اور اڈیٹران کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ راقم ایک رائیٹر کوئی سوداگر تاجر یا ملازم نہین ہون۔ مگر یہی دل چاہتا ہے کہ تن من دھن ہی جملہ اخبارات رسالجات سلسلہ احمدیہ پر قربان ہو جاوے تو کم ہے۔ واقعی مجھے خوشنودی ہوتی ہے۔ جب کہ اس قسم کی تحریک ہوتی ہے اس خطوط نویسی کی حیثیت مین بھی بحمد اللہ کئی رسالے عاجز کے پاس آتے ہین۔ بعض کی ان مین سے ڈبل قیمت بھی ادا کرتا ہون۔

الغرض راقم غریب الوطن کو لاریب خوشی ہے اور کہ بدر اپنی نظیر آپ ہے۔ اور قابل امداد ہے۔ لہذا معروض ہون کہ سال کا پرچہ عہ جلد ۱۰ پانچ روپے بنام بندہ وی پی کرین اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ تو دل کھول کر ان کا رہائے خیر مین دیا جاوے۔ محمد عمر الدین۔ راسٹر۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

درخواست دعا

حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے تو سب دوست دعا کرتے ہی ہین۔ مگر برادر حامد حسین صاحب میرٹھی احباب کی خدمت مین اس درخواست کا ثواب خصوصیت سے لینا چاہتے ہین کہ حضرت کی درازی عمر اور صحت و عافیت کے واسطے دعا کی جاوے۔

(۲) برادر خیر الدین صاحب احمدی مقدمہ مہدکے معاملہ مین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

فروخت زمین

قریباً اکیس مرلہ سفید زمین بحساب ۲۰ روپے مرلہ میری مکان کے قریب جو ایک دوست کی مملوکہ ہے قابل فروخت ہے۔ خط وکتابت میری معرفت ہو۔ ایڈیٹر

المسیح مدینۃ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ زخم بھر رہا ہے بہت تھوڑا باقی ہے بخار نہین ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے ضعف ہے مگر بہ نسبت سابق کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرما لیتے ہین احباب دعا کرنے کے ثواب مین شامل رہین۔ حضور صبح شام کچھ حصہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا سنا کرتے ہین۔

”ماہوار رسالہ احمدی“

شروع جنوری ١٩١١ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل کا زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم مغفور کے اعتراضات سابقہ وحال کا مکمل مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث اور مرقع قادیانی و الہامات میرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شیعہ گولڑوی۔ شاہجہانپوری۔ بھوپالوی۔ سہسوانی۔ میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف عہ سالانہ مع محصولڈاک ہے احمدی برادران بہت ہی جلد پانچسو درخواست پوری کردین تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہو جاوے۔ المشتہر۔ عاجز قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار الحق۔ دہلی

دھوکہ سے بچو

گرلیکی کے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص وہان پہونچا اور بیان کیا۔ یعقوب شاہ میرا نام۔ سوات بنیر کی طرف مقام ہے قادیان گیا تھا۔ راہ مین لوٹا گیا۔ اس پر اسے چندہ کرکے دیا گیا۔ عجیب بات ہے کہ راہ مین کوئی لٹے اور نقصان پورا کرنے کے لئے رستے کے شہر چھوڑ کر گرلیکی پہونچے۔ مین اگلی اشاعت مین اس کا حلیہ شائع کرونگا۔ احباب خود کیون بیداری مغز سے کام نہین لیتے تاکہ ایسی فریب بازیون سے محفوظ رہین۔

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - جسمین حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہیں - عم ۱۲۵ - ۸ ر کے ۵۰ - سہ ر کے ۲۵ - اس سے کم تی کتاب - ر منگوا کر تقسیم فرماوین
دُرِ ثمین اردو کامل - حضرت مسیح موعود کے ابتدا سے یوم الوصال تک کے تمام اردو اشعار - غیر مجلد ۳ ر مجلد ۵ ر
معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول - حضرت کے دعاوی کا ثبوت - مدلل قابل دید ۳ ر
ظہور المسیح - وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۶ ر
کتاب الصیام - نماز روزے کے مسائل ۱ ر
سنت احمدیہ - نماز روزے کے تمام مسائل - قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں - ۴ ر
کفارہ - کفارہ عیسائیان کی تردید مین عقلی نقلی دلائل ۳ ر
مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ ر - دفتر بدر سے طلب فرمائیے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم ضعف دستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے عنبر اخیر بیدسے بہ اوا سے قیمت نقد مبلغ للعہ ر فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمہ طلب بارسل سکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے - کہ کمترین نے ایک اشتہار بعنوان تجارت کا راز دیا - فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ عہ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں - شرائط حسب ذیل مین (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ کے بھی جو صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی مبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ بدونہ جواب کے جواب - (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس بھیجا دونگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا - المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑیانوالہ ضلع لائل پور

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو کوڑیون کی لاگت سے بن سکتی ہے - فوراً پتہ ذیل سے منگوالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور دو سطر ہند سے بمع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی ڈالی گدی - فی بکس عہ
(۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی - فی بکس (۱۰ ر)

المشتہر - جیون مل کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائین ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین - ہم کسی کو مجبور نہین کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہین - صرف اس لئے انکا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاوین - **کشتہ جریان** اپنی دمات چہپتا ہے آگے پیچھے آتی ہے - بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب مین بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانون نے خدا کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ عہ بدرقہ و محصولڈاک دستے ر)
سُرمہ - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے - اس کے اعلیٰ اجزا میران و موتی ہین - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ عہ - محصول بذمہ خریدار
المشتہر - عبد الرحمان - کانی - احمدی - قادیان (گورداسپور)

الخطبہ مشہدی سادات مین سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ دارون مین سے ہے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا - خط و کتابت حضرت کی خدمت مین یا معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوسکتی ہے۔
۲ - ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت - بائیس سال عمر احمدی جماعت مین نکاح کرنا چاہتی ہے - شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو دے کے ٹکٹ بھیجکر۔

رسید زر

مورخہ ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

جناب فیاض الدین صاحب ۱۲۹ للعہ ر جناب عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ للعہ ر جناب عبد العزیز صاحب ۱۹۷۸ للعہ ر جناب عبد اللہ صاحب ۹۳۶ سے
جناب احمد صاحب ۲۴۲۶ سے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہین - اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا دو - تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے - کیون نہین ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے - گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ ر

عرق پودینہ

ہر ایک عیال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیون کی مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے لایق کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہوجاتی ہین گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہین ہے قیمت فی شیشی ۸ ر محصول ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگا کر ملاحظہ فرماوین

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے بالون کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت - ادہر لگاؤ - اُدہر خشک ہوجاتا ہے چار منٹ مین فارغ ہوکر کام پر چلتے بنو - سردیون مین نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے - علاوہ ازین حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ مین نہایت ثابت ہوئین وہ بھی ہدیہ ناظرین ہین - سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر - حبوب آتشک فیدرجن ۱۰ ر - حبوب اسیر خونی و بادی قیمت فی ڈبیہ عسہ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ ر - سفوف جریان عہ - حبوب بہی فیدرجن ۶ ر - نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ ۳ ٹکٹ آنے - محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت مین بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ